بے کے آرٹ پروڈکشن

رواج

اداکاران

شیلا کشمیری - اندرا

اور

شکیصر

قیمت چھ نئے پیسے

رتن اینڈ کو بکسیلرز دریبہ کلاں دھلی

عرب کا ستارہ فلم کے گانے

گانا نمبر ۱

آ گئی جوانی جھوم کے زندگانی مل گئی نظر نظر سے بن گئی کہانی
چھیڑ دے شباب کا ترانہ جھوم جھوم کے نظارے بہار کا
کلیوں کو چوم چوم کے
مسکرا رہے ہیں مل کے آگ اور پانی — آ گئی جوانی —
آج کوئی زندگی میں پیاس بن کے آ گیا
دیکھتے ہی بہار بن کے آ گیا
کلی کلی منا رہی ہے جشن شادمانی
عشق کے جہاں میں سپنے کھو گئے ہیں
آنکھ کیا ملی کہ ایک دوسرے کے ہو گئے
دے دیا ہے دل نے دل کو پیار کی نشانی — آ گئی جوانی —

نمبر ۲ تمہیں دیکھا نظر شرمائی دل لینے لگا انگڑائی
دیکھو تو ادھر جان جگر کچھ ہم بھی تمہارے ہوتے ہیں
آنکھوں میں تمہاری مورت ہے ہونٹوں پہ ہے افسانہ
ہے پیار جواں رنگین ہے سماں دل ہو گیا دیوانہ
اب کر دو ادھر الفت کی نظر کچھ ہم بھی تمہارے ہوتے ہیں
کب کی آنکھ لڑی کب دل دھڑکا ہے ہوش کسے اتنا
ہے یاد کسی نے لوٹ لیا تھا کہہ کے اپنا
ہم کو تو مگر ہے اس کی خبر کچھ ہم بھی تمہارے ہوتے ہیں

آمید ہی از زبان: یہی حسرت ہے یہی میری
دو بول سُنا دو پیار بھرے تم اپنی زبان سے بھی
جھوم اُٹھے نظم کہہ دو اگر تجھے ہم بہانے ہوتے ہیں۔

گانا نمبر ۱:۔ شمع گل کر کے نہ جاؤں جلا بھی نہ سکوں
روشنی تیری محبت کی میں پا بھی نہ سکوں
بدگماں اتنا نہ بن ہائے مجھے
اپنی بگڑی ہوئی قسمت کو بنا بھی نہ سکوں
ایک ہی رات میں آنسو کے چراغ اتنے جلے
غم اگر دل کو بھلاؤں تو بھلا نہ سکوں
جانے والے ہائے مجھے کس راہ پہ چھوڑا تو نے
یاد آ بھی نہ سکوں تجھ کو بھلا بھی نہ سکوں

نمبر ۲ والی لڑکی:۔ کبھی ہم سے کبھی غیروں سے شناسائی ہے
بات کہنے کی نہیں تو بھی تو ہرجائی ہے
لڑکا:۔ یہ تو مانا کہ تیری مشکل بڑی بھولی ہے
ہو کے مجبور بہت ہم نے زباں کھولی ہے
تجھ میں سب کچھ ہے مگر درد کا احساس نہیں
سچ تو یہ ہے کہ وفا کا بھی تجھے پاس نہیں
کتنے دل چھین لئے کر کے اشارہ تو نے
بے سہارا کیا دے دے کے سہارا تو نے
جس کو چاہا اُسے دیوانہ بنا کے چھوڑا
اپنی ہستی سے بھی بیگانہ بنا کے چھوڑا
اور یہ بھی نہ کہا یہ میرا سودائی ہے

بات کہنے کی نہیں تو بھی تو ہرجائی ہے

لڑکی:۔ واہ کیا خوب محبت کا یہ انعام دیا
اپنا پروانہ ہی کہا اُلٹا ہمیں الزام دیا
شمع اپنی جگہ خاموش جلا کرتی ہے
کب وہ پروانے سے جلنے کو کہا کرتی ہے
بِن بُلائے پروانے یوں ہی چلے آتے ہیں
حُسن پر مٹنے کو دیوانے چلے آتے ہیں
کیا قیامت ہے کہ ہم ہی پہ تجھے ناز بھی ہے
اور پھر تیری شکایت کا یہ انداز بھی ہے
جیسے ہمکو ہی ستانے کی قسم کھائی ہے ۔ بات کہنے ۔

لڑکا:۔ اپنی نظروں سے حسیں تجھکو بنایا ہم نے
دلبری کا ہر ایک انداز سکھایا ہم نے
تیری محفل بھی عجب اپنے گزر سے پہلے
ہم نے دیکھا تجھے اُلفت کی نظر سے پہلے
ورنہ محفل میں تیری کوئی سلیقہ ہی نہ تھا
بات کچھ جس سے بنے ایسا طریقہ ہی نہ تھا
تیری باتوں پہ محبت پہ بھروسہ بھی کیا
اتنا بے درد کہ بِن مانگے تجھے دل بھی دیا
اُس کا بدلا یہ جدائی ہے یہ تنہائی ہے ۔ بات کہنے ۔

لڑکا:۔ ہم نہ ہوتے تو نظر کس کا انتظار کرتی ہے
نام لیکے زباں کس کو پکارا کرتی ہے

اصل میں ہم نے سکھایا تجھے زندہ رہنا
دِل کی معصوم تمناؤں کی رَو میں بہنا
میرے جلووں کی چمک چاند ستاروں کو ملے
اور بالوں کی مہک مست بہاروں کو ملے
تُو نے کلیوں کو تو کھِلتے ہوئے دیکھا ہو گا
رنگ اُن میں میرا مِلتے ہوئے دیکھا ہو گا
کیوں کہ تُو نے بھی تو بھنورے کی ادا پائی ہے
لڑکا:۔ ہم نہ ہوتے تو کوئی مول نہ تیرا ہوتا
لڑکا:۔ ہم نہ ہوتے تو تیرے دِل میں اندھیرا ہوتا
لڑکا:۔ آج میں نے تجھے اچھی طرح پہچان لیا
لڑکی:۔ آج میں نے بھی تجھے تیری قسم مان لیا
لڑکا:۔ یوں تو ہم ایک ہیں ظاہر میں ہیں تصویریں دو
لڑکی:۔ ایک ہی جلوے سے نکلی ہیں یہ تنویریں دو
لڑکا:۔ حُسن صورت کے لئے عشق محبت کے لئے
لڑکی:۔ یعنی ہم دونوں ضروری ہیں محبت کے لئے
لڑکا:۔ بات باہر نہ چلی جائے کہیں اس گھر کی
لڑکی:۔ ایسی باتوں پہ نظر رہتی ہے دُنیا بھر کی
دونوں:۔ ایسی تکرار سے ہم دونوں کی رسوائی ہے
اب نہ کہنا یہ صنم تو بھی تو ہرجائی ہے۔ بات کہنے۔
گانا ۷: ۔ ہم گناہ گاروں پہ رحمت کی نظر ہے کہ نہیں
آپ کے نام پہ مٹتے ہیں خبر ہے کہ نہیں

کرم کیجئے سردارِ مدینہ۔ کرم ——
گرا تا ہے نظروں سے ہم کو زمانہ
حقیقت نئی جا رہی ہے فسانہ
کہیں بھی نہیں اب ہمارا ٹھکانہ
ٹھکانا ہے بس رہے گزار مدینہ ۔ کرم کیجئے ——
ستم گر تو ہم پر ستم ڈھا رہے ہیں
مظالم کے بھندے کسے جا رہے ہیں
حضورؐ آپ کیوں دیر فرما رہے ہیں
چمن لُٹ چلا اے بہارِ مدینہ ۔ کرم کیجئے ——
اُجالا جو دیکھے سیاہی لُٹا دے ۔ غم راہی منزل کو راہی لُٹا دے
قدم چوم لیں اور شاہی لُٹا دیں
نگاہوں میں رکھ لے غبارِ مدینہ ۔ کرم کیجئے ——
گانا نمبر ٦:۔ سلام تجھ پہ مقدر سنوارنے والے
سلام حق کی تجلی نکھارنے والے
کرم کا وقت ہے ہر نے تجھے پکارا ہے
یہ جان کر کے غریبوں کا تو سہارا ہے
اندھیری شب میں تو اُمید کا ستارہ ہے
ہمیں خبر نہیں مولا کدھر کنارا ہے
سلام ڈوبتی کشتی اُبھارنے والے
خدا کے بعد تیرا آسرا ملا ہم کو
خدا کا شکر حبیبِ خدا ملا ہم کو

خدا بھی مل گیا جب نا خدا ملا ہم کو
ترے کرم سے خدا نہ ملا ہم کو
سلام تجھ پہ ہمیں پار اُتارنے والے
ستم کی آنچ میں تو نے خدا کا نام لیا
جو مکر سے ہمیں زمانے میں اُن کو بھی تھام لیا
کریم تھا تو ہمیشہ کرم سے کام لیا
کہ دشمنوں سے بھی اپنے نہ انتقام لیا
سلام غم میں بھی ہمت نہ ہارنے والے
ستم کی تیغ کو نرمی سے تو نے توڑ دیا
خدا سے بندوں کے رشتے کو ٹھیک جوڑ دیا
جفا و زور کے پنجے کو یوں مروڑ دیا
دلائے لطف سے دشمن کے دل کو موڑ دیا
ملیح نقشِ محبت اُبھارنے والے
سلام تجھ پہ مقدر سنوارنے والے
گانا برے:- لڑکا:- ہم بھی اُلجھنے نہیں ہیں اب دعا کے واسطے
کورس:- رحم کر یا رب محبت مصطفےٰ کے واسطے
لڑکا:- ظلم کی حد ہو چکی ہم حال اپنا کیا کہیں
لڑکی:- بھیجے بیاسے ننھے بچوں کا تڑپانا کیا کہیں
دونوں:- صبر دے ہمکو شہید کربلا کے واسطے
لڑکی:- شہر بانو جیسی ہمت یا الٰہی دے ہمیں
حضرتِ زینب کے صدقے میں رہائی دے ہمیں

وزیں:۔ سن لے رب فریاد بی بی فاطمہ کے واسطے
ٹرکا:۔ حضرتِ عباس و قاسم اور اکبر کی قسم
ٹرکی:۔ کر دے رحمت کی نظر معصوم اصغر کی قسم
عابدِ بیمار جیسے غم زدہ کے واسطے
ٹرکا:۔ ایک پل میں ظلم کے طوفان کا منہ موڑ دوں
نام تیرا لے کے زنجیرِ غلامی توڑ دوں
ایسی طاقت دے علی شیرِ خدا کے واسطے

ختم شد

[illegible] پریس دہلی